بسم اللہ الرحمن الرحیم

سالن والا ہاتھ روٹی کے ساتھ صاف کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلام قبول کرنے کے لئے گواہ ہونا ضروری ہے؟ گواہ کون ہونے چاہئیں؟

جواب

انگلیوں یا ہاتھ پر سالن لگ جائے، تو سنت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھویا جائے اور اگر فوراً ہی صاف کرنے کی ضرورت ہو کہ دھونا ممکن نہ ہو، تو ٹشو وغیرہ سے صاف کرلیا جائے، الغرض! روٹی سے ہاتھ صاف نہ کیے جائیں کہ وہ رزقِ الٰہی ہے اور ہمیں رزق اور بالخصوص روٹی کے احترام کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ یوں ہاتھ پونچھنے میں اہانت اور بے ادبی ہے۔ اِسی لیے فقہاء کرام نے اِسے بے ادبی اور مکروہ قرار دیا، اگرچہ صاف کرنے والا بعد میں اُس روٹی کو کھا بھی لے، مگر یہ عمل اپنی جگہ مکروہ ہے۔

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا سنت ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:

السنة أن يغسل الأيدي قبل الطعام وبعده۔

ترجمہ: سنت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو دھویا جائے۔ (بحر الرائق، جلد 08، صفحۃ 208، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

محض انگلیوں کے پورے یا انگلیاں دھولینے سے سنت ادا نہیں ہوگی۔ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: سنت یہ ہے کہ قبل طعام اور بعد طعام دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے جائیں، بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھولیتے ہیں بلکہ صرف چٹکی دھونے پر کفایت کرتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت، جلد 03، حصہ 16، صفحہ 376، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ہمیں سیرتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے روٹی کی تعظیم کا درس ملتا ہے، چنانچہ ابو عبد اللہ امام محمد بن ماجہ قُزوینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 273ھ/887ء) روایت نقل کرتے ہیں:

عن عائشة، قالت: دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت فرأى كسرة ملقاة، فأخذها فمسحها ثم أكلها، وقال: يا عائشة! أكرمي كريمك، فإنها ما نفرت عن قوم قط فعادت إليهم۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکان میں تشریف لائے۔ روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اُس کو لے کر پونچھا پھر تناول فرمالیا اور فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے، تو لوٹ کر نہیں آئی۔ (یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے، تو پھر واپس نہیں آتا۔) (سنن ابن ماجۃ، جلد 04، صفحہ 451، مطبوعہ دارالرسالۃ العالمیۃ)

مذکورہ بالا روایت عملی درس تھا، اب بصورتِ امر واضح فرمان پڑھیے کہ جس میں روٹی کے اکرام و احترام کا حکم دیا گیا، چنانچہ ابو عبد اللہ

علامہ حکیم ترمذی رَحْمَۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 320ھ/932ء) نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا : أكرموا الخبز۔ ترجمہ : اے لوگو! روٹی کا احترام کرو۔ (نوادر الاصول فی احادیث الرسول، 332/02، ط : دار الجیل، بیروت)

جب اسلام رزق یا روٹی کا ادب سکھاتا ہے، تو اُس سے ہاتھ صاف کرنا یقیناً ناپسندیدہ عمل ہے، چنانچہ علامہ ابو المعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال : 616ھ/1219ء) لکھتے ہیں :

من مشايخ زماننا من أفتى بكراهة مسح الإصبع والسكين بالخبز، وإن أكل الخبز۔

ترجمہ : مشائخ زمانہ نے روٹی سے انگلی اور چھری پونچھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اگرچہ بعد میں وہ روٹی کھالی جائے۔ (المحیط البرھانی، جلد 05، صفحہ 353، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

اُس سے ہاتھ صاف کرنا ناپسندیدہ اِس لیے کہ اِس عمل میں رزق کی بے ادبی ہے، چنانچہ "احیاء علوم الدین" اور "اتحاف السادۃ المتقین" کی مشترکہ عبارت ہے :

ولا يمسح يده بالخبز لانه يلوثه وفيه اهانة له۔

ترجمہ : کھانا کھانے والا اپنے ہاتھ کو روٹی سے صاف مت کرے، کیونکہ یہ عمل روٹی کو ملوث یعنی آلودہ کرتا ہے، نیز اِس میں روٹی کی بے ادبی ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، جلد 05، صفحہ 220، مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-9799

تاریخ اجراء : یکم رمضان المبارک 1447ھ/19 فروری 2026

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net